بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فتنے کیوں اُٹھتے ہیں؟

مرتبہ

محمد یوسف

مدیر "المسلم"

شائع کردہ

ادارہ مطبوعاتِ اسلامیہ

۲/۱۶۲ - حسین آباد فیڈرل بی ایریا، کراچی ۳۸

فون ۶۳۲۴۱۰۴-۶۳۲۳۳۶۴

قیمت ۲ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"فتنے کیوں اٹھتے ہیں؟"

مرغوب عالم، بشیر احمد، کفایت اللہ صاحب کے بعد امان اللہ صاحب بھی بالآخر صحیح اسلام پر عمل نہ کرتے ہوئے جماعت المسلمین سے علیحدہ ہوگئے۔

سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کل تک جو شخص جماعت کا خیرخواہ ہوتا ہے، آج وہی شخص بدخواہ ہی نہیں فتنہ انگیز بھی بن جاتا ہے۔

اس عبرت انگیز سوال کے کئی جوابات شریعت مطہرہ کی روشنی میں دیئے جاسکتے ہیں اور دیئے جاتے رہے ہیں اور تجربات و مشاہدات کی کسوٹی پر بھی اس سوال کے کئی جوابات موجود ہیں۔

اصل وجہ اختلاف ہے جو قطعی حرام ہے مگر یہ جانتے ہوئے بھی کہ حلال و حرام کبھی یکجا نہیں رہ سکتے پھر بھی اختلاف کیا جاتا ہے اور وہ بھی علم آجانے کے بعد، یہی وہ اصل وجہ ہے جو آگے چل کر فتنہ انگیزی کی مہیب و بھیانک شکل میں نمودار ہوتی ہے۔

۱۔ کسی چیز یا امر میں اختلاف کا ہونا ایک فطری امر ہے لیکن اپنے اختلاف کو اجتہادی شکل میں پیش کرکے اس اختلاف پر اڑ جانا اور اسے نزاع بنا کر لوگوں کو گمراہ کرنا، انتشار پھیلانا، جماعت کو بدنام کرنا، صریحًا نفاق کی علامت ہے۔ اس علامت کی تفصیلات کو پوری شرح وبسط کے ساتھ سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں بیان کردیا گیا ہے۔

۲۔ دینی اختلاف تو عمومًا آیت یا حدیث مل جانے کے بعد کالعدم ہوجاتا ہے مگر ہوتا یہ ہے کہ ذاتی اغراض و مقاصد کے حصول میں ناکامی، نفسانی خواہشات کی عدم تکمیل اور اپنی علمیت و اناء کا بھوت جب کسی شخص کے سر پر سوار ہوجاتا ہے تو پھر توڑ پھوڑ کی تحریک شروع ہوجاتی ہے، پھر کسی فاضل علومِ نظامیہ یا کسی علامہ دہر کی رگِ حمیت اس بات پر قطعی نہیں پھڑکتی کہ اس کی الٹی سیدھی حرکتیں کس مشن کی تکمیل کی غماز ہیں۔

سورہ البقرۃ کی ابتدائی آیات میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں"۔

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جماعت کے حصے بخرے کرنے کے عزائم لے کر اٹھتا ہے۔

بالآخر اس کو دودھ کی مکھی کی طرح نکال باہر کردیا جاتا ہے تاکہ کسی کہنے والے کو یہ جرأت نہ ہو کہ دیکھو جماعت کا رکن ہوکر اسی جماعت کی اینٹ سے اینٹ بجانے پر کمربستہ ہے۔

جس طرح حلال و حرام باہم نہیں رہ سکتے اسی طرح اسلام کے ساتھ نفاق بھی پنپ نہیں سکتا، بہرحال نفاق اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دھوکہ دینے کا ذریعہ بن سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہیں، یہی وجہ ہے کہ ایسے شخص کے مقدّر میں جماعت سے خروج طے شدہ امر ہے، گویا مکافاتِ عمل فطرت کا اٹل قانون ہے جو نہ بدلتا ہے اور نہ ہی ٹلتا ہے۔

۳۔ تیسری بھیانک ترین وجہ جماعتی وفاداری کو تبدیل کرنا ہے جیسا کہ ہمارے ملک میں ہارس ٹریڈنگ یا فلور کراسنگ کا فیشن عام ہے یعنی پارٹی وفاداری کو ہر قیمت پر خریدنا ہوتا ہے، یہ ایسی ڈرائنگ روم والی سیاست ہے جس میں اونچے لوگ کسی کی اجتماعیت میں پھوٹ ڈالنے کے لئے اکثر کم علم اور سستی شہرت چاہنے والے حضرات کو قربانی کا بکرا بنا ڈالتے ہیں۔

بدقسمتی سے یہ اوچھی اور گندی سیاست اہل مذہب میں بھی چل پڑی ہے، اس سلسلہ میں جماعت المسلمین کے خلاف فرقہ اہلحدیث کے اونچے لوگ پیش پیش ہیں، وہ خود کھل کر سامنے نہیں آتے' دوسروں کو استعمال کرتے ہیں کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جماعت المسلمین جن دو اصولوں پر سختی سے کاربند ہے اس کا مقابلہ کرنا ان کے بس کی بات نہیں لہٰذا شکست خوردہ ذہنیت کے افراد اتحاد بین المسلمین کو پارہ پارہ کرنے کے لئے فوراً ان حضرات سے ساز باز کرلیتے ہیں جو جماعت کی سخت شرائط اور امیر کی اطاعت دونوں معاملات میں بدنیت ہوتے ہیں۔

۴۔ چوتھی وجہ اختلاف کی یہ بھی رہی ہے کہ بعض حضرات اپنے تئیں اس خوش فہمی و خام خیالی میں مبتلاء ہوجاتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نسبت بہرحال زیادہ علم و آگہی رکھتے ہیں لہٰذا کسی بھی عہدے یا منصبِ امارت کے بس وہی اہل ہیں چنانچہ سربراہ جماعت ان کی دلی مراد پوری یا مسترد کردیں یا پوری کرنے کے بعد ان کے عزائم کی قلعی کھل جانے پر انہیں معزول کردیں تو پھر وہی کچھ ہوتا ہے جو امان اللہ صاحب اور ان کے پیش رو کرتے چلے آرہے ہیں۔

عموماً ہوتا یہ ہے کہ صریح دلائل و براہین کی موجودگی میں اس طرح اجتہادی گھوڑے دوڑائے جاتے ہیں کہ

۱۔ اطاعت کس کی فرض ہے اولی الامر یا غیر اولی الامر کی؟

۲۔ ڈاڑھی کی لمبائی کتنے فٹ ہونی چاہیے؟

۳۔ اگر کاٹنی ہو تو کتنے انچ تک رکھی جائے؟

۴۔ مہندی کہاں لگائی جائے حدیث میں بالوں کا ذکر نہیں ہے
لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ مہندی داڑھی پر لگائی جائے؟

۵۔ آزار کے پائنچے ٹخنوں تک ہو یا گھٹنے تک؟

۶۔ مسافر کہاں اور کب تک قصر کرتا رہے؟

۷۔ کس کو سلام کریں اور کس کو نہ کریں؟

۸۔ موجودہ امیر کی اطاعت فرض ہے یا نفل اور آیا یہ کہ نفل بھی ہے یا نہیں

الغرض اس قسم کے بے شمار آ ۔ کر قسم کے دخل در معقولات فتنے برپا کئے جاتے ہیں، اسی پر اکتفاء نہیں، اپنے نظریاتی ا. ہادات کے فرضی گھوڑے دوڑا کر احادیث کی جرح و تعدیل کا بیڑا سر پر اٹھا کر شکوک و شبہات کا نہ ختم ہونے والا لامتناہی سلسلہ شروع کر کے اجتماعیت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوجاتے ہیں۔ نتیجتاً اپنا ہی نقصان کر بیٹھتے ہیں، جسے نقصان پہنچانا مقصود ہوتا ہے الحمد اللہ وہ برقرار رہتی ہے اور ترقی کرتی رہتی ہے۔

تم یہ کہ فنِ حدیث کی تمام تر باریکیوں پر وہ حضرات کلام کرتے ہیں جنہیں اردو تک صحیح لکھنا اور بولنا نہیں آتی۔

ایک صاحبِ علم ایسے بھی ہیں ۔ نہیں امیر کی اطاعت نہ کرنے کا بخار چڑھا تو انہوں نے اولی الامر اور غیر اولی الامر کی کہانی بیان کرنی شروع کردی دوسری طرف ان کے علم و فضل کا حال یہ تھا کہ جب وہ السلام علیکم لکھتے تو درمیان میں واؤ ضرور لکھتے یعنی السلام ۔ و ۔ علیکم اس طرح لکھتے ہیں واؤ درمیان میں لکھنا انہیں کچھ زیادہ ہی مرغوب تھا۔

ایک اور عالم فاضل صاحب امیر جماعت المسلمین سے پوچھتے ہیں کہ آپ جماعت

المسلمین کا ترجمہ مسلمین کی جماعت کیوں نہیں کرتے؟

گویا انہیں وہ الفاظ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلے ان سے چڑ ہے، وہ چاہتے ہیں کے مرکب جماعت المسلمین باقی نہ رہے۔

ان صاحب کے علم و اجتہاد کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ پتلی پتلی چیزوں کو بھی تین انگلیوں سے کھانے سے بھی گریز نہیں کرتے مگر سفر ریل یا بس کے ذریعے کرتے ہیں، اونٹ یا گھوڑے پر نہیں کرتے۔

معلوم نہیں وہ اس معاملہ میں سنت پر کیوں عمل نہیں کرتے؟

بعینہٖ یہی حال امان اللہ صاحب کا ہے موصوف نے اپنے ارسال کردہ پچاس صفحات کے پلندے میں بے شمار مقامات پر فاش غلطیوں کے نادر نمونے چھوڑے ہیں، ایک جگہ انہوں نے قوسین کو کوسین لکھا ہے معلوم نہیں کیوں؟

الغرض یہاں ان کی غلطیوں کی تصحیح کرنا مراد نہیں، عرض احوال صرف اتنا ہے کہ اگر آج امان اللہ صاحب کسی کی شہہ پر امیر جماعت المسلمین سے فنِ حدیث کے سلسلہ میں اپنی علمیت جھاڑنے اور دوسرے کو بدظن کرنے پر آمادہ ہو ہی گئے ہیں تو ان سے پوچھا جاسکتا ہے کہ اس وقت ان کا علم کیوں کام نہ آیا جب وہ کراچی کے ایک منکرِ حدیث کے تابڑ توڑ حملوں سے عاجز آکر اس مقدمہ کو امیر جماعت کے سپرد کرکے خود حجرہ شاہ مقیم میں جاکر مقیم ہوگئے تھے؟

بعد ازاں پنجاب پہنچ کر وہ سرگودھا کے کفایت اللہ صاحب کی فتنہ انگیزیوں کے خلاف ان سے اپنی بساط کے مطابق معرکہ آرائیاں کرتے رہے لیکن جب وہ کفایت اللہ صاحب کی بھی کفایت نہ کرسکے تو انہوں نے خوب شور مچایا اور امیر جماعت المسلمین کو خطوط لکھے کہ کفایت اللہ فتنہ انگیزیاں کر رہے ہے، میری مدد کریں۔

امیر محترم ان کے تمام اشکالات دور کرتے رہے بہرحال کفایت اللہ صاحب کو تو قائل ہونا ہی نہیں تھا، البتہ امان اللہ صاحب ان کے بچھائے ہوئے پر فریب جال میں آگئے، وہ اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکے کہ کفایت اللہ صاحب فرقہ اہل حدیث کے خریدے ہوئے ایجنٹ ہیں اور وہ پہلے ہی فلور کراسنگ کرچکے تھے حالانکہ امیر جماعت نے بار بار واضح طور پر اشارہ کردیا تھا کہ آپ ان کی تقلید نہ کریں، میں اس فتنہ کو دبانا چاہتا ہوں مگر آپ اسے ہوا دے

رہے ہیں وغیرہ وغیرہ مگر مثل مشہور ہے کہ بے عقل کم ہی نصیحت قبول کرتے ہیں جبکہ عقلمندوں کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ مصداق انہوں نے امیر محترم کی کسی نصیحت پر عمل نہیں کیا۔ مسلسل اختلاف کرتے رہے اور ارکان جماعت کو بدنام کرتے رہے۔

الغرض ان کی باغیانہ سرگرمیوں کی اطلاعات امیر صوبہ پنجاب جناب صدیق حسن صاحب کے توسط سے جب مرکز میں پہنچیں تو بے ساختہ منہ سے نکلا (انا للہ وانا الیہ راجعون) کہ چلئے مذہبی سیاست کی بساط پر ایک اور مہرہ پٹ گیا۔

رہا وہ دس اعتراضات پر مشتمل سوال نامہ جن کے جوابات انہوں نے محض فتنہ برپا کرنے کی خاطر جناب صدیق حسن صاحب سے طلب کئے ہیں۔ اگر ان کے جواب دے بھی دیئے جائیں تو امان اللہ صاحب کی صحت پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔؟

اطاعت کرنی نہیں، سارا فساد اسی نقطہ پر مرکوز ہے کیونکہ اطاعت ہی مقصود ہوتی تو اختلاف کیوں کرتے؟

بہرحال اختلاف کی لعنت کا طوق جس شخص کے گلے میں بھی پڑ جائے وہ مشکل ہی سے نکلتا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ جو شخص بھی اختلاف کی بنیاد پر جماعت سے خارج ہوتا ہے اسے دوبارہ لوٹنے کی توفیق میسر نہیں آتی، وہ اپنی انا کا بت توڑنے پر کبھی آمادہ نہیں ہوگا۔ اس حقیقت کی مثال امان اللہ صاحب خود پیش کرچکے ہیں۔

۲۹ محرم ۱۴۴۴ھ کو جناب محمد اکرم صاحب امیر شاخ فیصل آباد اور محمد آصف صاحب سے افہام وتفہیم میں لاجواب ہوکر وہ اس بات کا اظہار ان الفاظ میں کرچکے ہیں :-

"آپ بہت لیٹ آئے ہیں، اب یہ بات عام یا مشہور ہوچکی ہے، اب میرا واپس آنا بہت مشکل ہے"۔

بالفرض اگر وہ اپنے کئے پر نادم بھی ہوجاتے ہیں تو ان کا کیا بنے گا جنہیں وہ جماعت سے توڑ کر گمراہ کرچکے ہیں۔ سوال یہی پیدا ہوگا کہ جب رجوع کرنا تھا تو بغاوت کس لئے کی گئی؟

بہرحال ان کے پیش کردہ دس اعتراضات کے جوابات اس غرض سے دیئے جا رہے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو مزید گمراہ نہ کرسکیں۔

اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض نمبر ۱ : امیر جماعت المسلمین رجسٹر سید مسعود احمد صاحب اپنے ایک کتابچہ جماعت المسلمین اور ان کا ازالہ ص۲ پر تحریر کرتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ۱۳۹۵ میں اللہ تعالیٰ کی بنیاد ڈالی ہوئی جماعت المسلمین میں شامل ہوگئے۔"

سوال یہ ہے کہ آدمی جس جماعت میں شامل ہوتا ہے اس کے پہلے سے موجود ہونا ضروری ہے لہٰذا آپ واضح کریں کہ جس جماعت المسلمین میں امیر صاحب ۱۳۹۵ میں شامل ہوئے اس کا مرکز کہاں تھا اور اس کا امیر کون تھا؟

جواب : اعتراض وہی گھسا پٹا ہے جو اس سے قبل ان کے پیش رو پیش کرتے رہے ہیں معلوم نہیں یہ ان کی تقلید ہے یا تحقیق؟ اعتراض چونکہ ٹیڑھا ہے اور بدنیتی پر مبنی ہے لہٰذا جواب بھی ٹیڑھا ہی مناسب رہے گا۔

امان اللہ صاحب نے پچاس صفحات کے ایک الگ مضمون میں ایک جگہ لکھا ہے کہ میں نے ۲۳رفروری ۱۹۹۰ء میں جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کی تھی اور ۱۳ جولائی میں اسے تین چار باوفا ساتھیوں سمیت چھوڑ دیا ہے' اس مضمون میں ایک جگہ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ فرقہ بندی شرک ہے لہٰذا میرا کسی فرقے سے تعلق نہیں۔

یہاں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں یعنی

یہ پہلے شخص ہیں جب وہ فرقہ اہل حدیث چھوڑ کر جماعت المسلمین میں شامل ہوئے تو انہیں یہ علم نہیں تھا کہ جماعت المسلمین کے امیر جس جماعت المسلمین میں شامل ہوئے تھے اس کا مرکز کہاں اور اس کا امیر کون تھا؟ وہ اس گتھی کو جماعت سے خارج ہونے کے بعد سلجھا رہے ہیں۔

سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ تین چار باوفا ساتھیوں سمیت جب وہ باہر نکل گئے تو کیا اب وہ اور ان کے ساتھی ایک جماعت کی شکل میں رہیں گے یا بھیڑ بکریوں کی طرح؟

اگر ان کا کوئی امیر ہوگا تو وہ اولی الامر ہوگا یا غیر اولی الامر؟

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایک اطلاع کے مطابق انہوں نے غلام مصطفیٰ صاحب کو

اپنی جماعت کا امیر منتخب کرلیا ہے اور امان اللہ صاحب سمیت باقی باوفا ساتھیوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت بھی کرلی ہے۔

مزید سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے اب ان کی جماعت کا نام جماعت المخالفین ہوگا یا کچھ اور، کیونکہ جماعت المسلمین صرف ایک ہی ہوتی ہے، اس کی موجودگی میں دوسری جماعت المسلمین قائم نہیں کی جاسکتی لہٰذا اگر وہ متوازی جماعت المسلمین قائم کریں گے تو یہ کھلی بغاوت ہوگی یا بدعت؟

یہ تو تھا ٹیڑھا مگر اصولی جواب اب سیدھا جواب بھی ملاحظہ فرمالیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر اس دور میں صرف آپ پہلے مسلم تھے یا کوئی اور بھی مسلم تھا؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر اس دور میں جو جماعت المسلمین قائم ہوئی وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جماعت المسلمین تھی یا نہیں؟ کتنا احمقانہ سوال ہوگا کہ اس سلسلہ میں کوئی شخص پوچھے کہ قرون اولیٰ کی جماعت المسلمین سے پہلے اس کا مرکز کہاں تھا اور اس کا امیر کون تھا؟

اب اس شر کے دور میں اللہ تعالیٰ کی بنیاد ڈالی ہوئی جماعت المسلمین کا از سرِ نو احیاء کیا گیا ہے جو کتاب و سنت ہی کی روشنی میں کیا گیا ہے تو اس پر کیا اعتراض ہے؟ اور کیوں ہے؟

اس دور میں اگر کتاب و سنت کی روشنی میں جماعت المسلمین کا احیاء کیا گیا تو گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت المسلمین والی ایک مردہ سنت کو زندہ کیا گیا پس یہ جماعت المسلمین کے مشابہ ہوئی جو قرون اولیٰ میں بنائی گئی تھی۔

اب سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ جو لوگ فرقوں سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد اس حقیقی جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اور پھر نام نہاد اختلاف کی بنیاد پر اس جماعت سے نکل جاتے ہیں پھر کوئی اور جماعت بناتے ہیں، وہ کس کی سنت پر عمل کر رہے ہیں ؟

رہا یہ اعتراض کہ جس جماعت میں آدمی شامل ہوتا ہے تو اس کا پہلے سے موجود ہونا ضروری ہے؟

پھر سوال یہ ہے کہ احیاء کی گئی چیز کا وجود پہلے کہاں ہوتا ہے؟

اعتراض نمبر ۲ : کیا حافظ ابن حجر عسقلانی جرح و تعدیل کے امام ہیں یا صرف ناقل؟

جواب : حافظ صاحب جرح و تعدیل کے امام نہیں صرف ناقل ہیں۔

اعتراض نمبر ۳ : امیر صاحب نے جماعت القدیمہ کے ص۲۱ پر سبیع بن خالد پر یوں جرح کی ہے "ان تمام سندوں میں سبیع مشترک ہے جو کبھی باپ بن جاتا ہے اور کبھی بیٹا،ایسا راوی جو اپنا نام اور ا ؎نیت بدلتا رہے بہت خطرناک ہوتا ہے"

سوال یہ ہے کہ اولاً یہ بتائیں کہ یہ جرح و تعدیل کی کون سی کتاب میں لکھا ہے کہ سبیع بن خالد کبھی باپ بن جاتا ہے اور کبھی بیٹا؟

ثانیاً سبیع بن خالد کی تعدیل کرنے والے تین امام ہیں۔

(۱) امام ابن حبان' (۲) امام عجلی' (۳) حافظ ابن حجر

کیا جرح و تعدیل کے کسی امام نے اس پر جرح کی ہے؟

جواب : اگر اس کا جواب یہ دیا جائے کہ امیر جماعت المسلمین نے سبیع بن خالد پر احادیث کی اسناد کی تحقیق کے بعد علم و بصیرت کی روشنی میں جرح کی ہے،کسی کی تقلید میں نہیں تو امان اللہ صاحب یا کوئی اور مخالف محض بغض کی وجہ سے اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔ بہرحال تہذیب ا لتہذیب اٹھا کر دیکھیں اس میں یہ صراحت موجود ہے۔

سبیع بن خالد پر جرح کرنے والوں میں حافظ ابن حجر نہیں ہیں۔ باقی دونوں میں سے اسے کس نے ثقہ کہا ہے؟ راوی کی ثقاہت یا ضعف کی جانچ پڑتال کو جرح و تعدیل کہتے ہیں کسی راوی کے عیب کو ظاہر کرنا جرح کہلاتا ہے اور کسی راوی کو عیب سے پاک قرار دینا تعدیل کہلاتا ہے۔

حیرت ہے کہ امان اللہ صاحب نے تعدیل کرنے والے تین اماموں کے نام بھی پیش کردیئے ہیں معلوم نہیں انہوں نے یہ چیز کس کتاب میں دیکھ لی ہے؟ کیا وہ اس کتاب کا نام بتائیں گے جس میں سبیع بن خالد کو ثقہ قرار دیا گیا ہو۔

اعتراض نمبر۴ : کیا جماعت المسلمین رجسٹرڈ طائفہ منصورہ ہے؟

جواب : جی ہاں! اس میں شک و شبہ کی کونسی بات ہے؟

زبیر علی صاحب کے دعویٰ کے مطابق اصحاب الحدیث اہل علم اور اہلحدیث ہی طائفہ منصورہ والی حدیث کا مصداق ہیں، کیا ان کا دعویٰ صحیح ہے، اگر نہیں تو یہ سوال محض تقلیداً کیوں پوچھا گیا ہے؟

بہرحال نمائندگانِ اہلحدیث جمع خاطر رکھیں کہ طائفہ منصورہ کی مصداق صرف جماعت المسلمین ہی ہے۔

اس کی دعوت حق' اس کی پیش قدمی و پیش رفت اس حقیقت کی غماز ہے کہ الحمدللہ آج بھی چومکھی لڑائی کا سامنا کر رہی ہے اور انشاء اللہ کل بھی وہ دن دور نہیں جو صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق مسلمین کی ایک جماعت دین کے لئے لڑتی رہے گی یہی وہ جماعت ہے جو (صحیح مسلم عن جابر بن عبداللہ کے مصداق اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کی خاطر اسلام دشمنوں سے تحریری' تقریری و مالی جہاد کے بعد انشاء اللہ جانی جہاد بھی پورے جوش و خروش سے کرتی نظر آئے گی)

اگر امان اللہ صاحب نے اہلحدیث کی تقلید میں یہ اعتراض نہیں کیا تو وہ بتائیں کہ اگر جماعت المسلمین طائفہ منصورہ کے مصداق نہیں تو پھر وہ کون سی جماعت ہے جس کا اطلاق اس پر ہوسکے؟

اعتراض نمبر ۵ : کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں کسی ایک لفظ کی زیادہ یا کمی کرنا کفر ہے یا نہیں؟

جواب : جی ہاں! یقیناً کفر ہی نہیں بلکہ شرک بھی ہے۔

اعتراض نمبر ٦ : کیا جماعت المسلمین رجسٹرڈ میں زیادتی کے الفاظ موجود ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو کیا یہ کفر نہیں ہے اگر نہیں تو کیا جماعت المسلمین اہلحدیث کے الفاظ بھی درست ہیں؟

جواب : اعتراض کیا ہے؟ عجوبۂ روزگار' شاہکار ہے' اعتراض وہی تقلیدی ہے بہرحال یہ تو معترضین کا کمال ہے جو چیز نام میں شامل نہیں اسے بلا وجہ نام میں شامل کرکے اپنی کم

علمی کا ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں۔

حیرت ہے جو چیز انڈر بریکٹ (رجسٹرڈ) قوسین میں لکھی جائے وہ کسی متن کا جزو کیسے بن سکتی ہے؟ اس کا کفرو شرک سے کیا تعلق؟ یہ منطق بھی خوب ہے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"قل ان ربی یقذف بالحق (اے رسول) کہدیجئے کہ میرا ربّ (باطل پر) حق کی ضرب لگاتا رہتا ہے" (نساء ۴۸)

بتایئے اس آیت میں دو جگہ قوسین میں جو اضافے کئے گئے ہیں، اگر نہ کئے جاتے تو قاری کو یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کس سے مخاطب ہے اور حق کی ضرب کس پر لگاتا رہتا ہے؟

قوسین میں مذکورہ عبارتوں کے اضافے کفرو شرک ہیں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر قوسین میں (رجسٹرڈ) لکھے جانے پر واویلا کس لئے مچایا جارہا ہے؟ بہرحال جماعت المسلمین کے ساتھ رجسٹرڈ کا لفظ کہیں کہیں کاتب خود لکھ دیتا ہے اور وہ بھی بہت کم۔ مزید برآں ہمارے نزدیک رجسٹرڈ کا لکھا جانا کوئی فخریا تعلی کے اظہار کے طور پر نہیں، صرف ضرورت کے تحت ہے۔

پوچھا جاسکتا ہے کہ حکومت اگر آئندہ یہ اعلان کرے کہ بغیر راشن کارڈ کے اناج نہیں ملے گا تو کیا راشن کارڈ بنوا کر امان اللہ صاحب اور ان کے باوفا ساتھی اناج حاصل کریں گے یا بھوکوں مرجانا پسند کریں گے، اگر راشن کارڈ بنوائیں گے تو کہیں کفرو شرک کے مرتکب نہیں ہوں گے؟

شادی تو ان کی بھی ہوئی ہے، کیا بغیر رجسٹریشن کے ہوئی ہے؟

بچے ان کے بھی ہوں گے کیا وہ بورڈ اور یونیورسٹی کی رجسٹریشن کے بغیر اپنے بچوں کو تعلیم دلوا سکیں گے؟

شناختی کارڈ بھی ان کے پاس ہوں گے' پاسپورٹ بھی ہوگا اور پلاٹ یا مکان جس میں وہ رہتے ہیں وہ بھی یقیناً رجسٹرڈ شدہ' لیز شدہ ہوگا؟

الغرض ہر ضرورت کے لئے ہر رجسٹریشن کے بغیر نہیں چل سکتے۔ کاریں' موٹر سائکلیں اور دیگر موٹر وہیکل وغیرہ سڑک پر نہیں چلا سکتے۔

اس ملک میں تو عید کی نماز پڑھنے یا کسی اجتماع کو منعقد کروانے کے لئے N.O.C. لینا پڑتا ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید کی طباعت بھی بغیر رجسٹریشن کے نہیں کرواسکتے تو پھر سوچئے ایسے لوگ عقل سے کتنے پیدل ہیں جو رجسٹریشن کو کفر قرار دیتے ہیں ایسے متقی تو شاید احمقوں کی ہی جنت میں بستے ہوں گے۔

مزید برآں یہ معترضین فرقہ اہلحدیث سے یہ سوال کیوں نہیں کرتے جن کی ایک بڑی شاخ نے اپنا نام بھی رجسٹرڈ کرایا ہے اور پھر رجسٹرڈ کا بھی رجسٹریشن کروالیا ہے۔

رہا یہ اعتراض کہ جماعت المسلمین اہلحدیث کے الفاظ بھی درست ہیں تو عرض ہے کہ اول یہ ایک فرقہ وارانہ نام ہے جو تیرھویں صدی کی ایجاد ہے۔ دوسرے اس امتیازی و بدعتی نام کے ساتھ جماعت المسلمین نام کو ترجیح دے کر پہلے لکھنا' ایسا ہی ہے جیسے کسی زہر کی بوتل پر تریاق لکھ دیا جائے لہٰذا یہ محض دھوکہ اور فریب ہی نہیں بلکہ شریعت سازی کا شرک بھی ہے۔

بہرحال یہ بات حیران کن ہے کہ جو لوگ رجسٹریشن پر اعتراض کرنے سے نہیں چوکتے وہ اہلحدیثوں کی اس دیدہ دلیری پر غور نہیں فرماتے کہ امتیازی نام جیسی غیر شرعی چیز کے ساتھ جماعت المسلمین کا نام منتقی کرنے کا مشورہ بھی ہم سے طلب کر رہے ہیں اور پھر انہیں اہلحدیث ہونے پر اور اس کی وکالت کرنے پر ناز بھی ہے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ ایک طرف اہلحدیث حضرات کو جماعت المسلمین نام سے ازلی بغض اور چڑ بھی ہے مگر اپنے فرقہ وارانہ وصفی نام کے ساتھ اس نام کا اضافہ بھی کرنا چاہتے ہیں۔ اسے قول و فعل کا تضاد کہا جائے یا کچھ اور؟

<u>اعتراض نمبر ۷ :</u> امیر جماعت "الجماعۃ القدیمۃ" کے ص۲۱ پر سنن ابو داؤد کی خلیفہ والی حدیث پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"ابو داؤد نے اس کو کئی سندوں سے نقل کیا ہے لیکن ہر سند کے الفاظ مختلف ہیں"

سوال یہ ہے کہ کیا جب کسی حدیث کے الفاظ مختلف ہوں تو وہ ضعیف ہوتی ہے؟ امیر صاحب نے تاریخ اسلام میں یزید کی فضیلت میں صحیح بخاری کا حوالہ دیا ہے۔ کیا حدیث کے الفاظ اور ہر سند کا مفہوم مختلف نہیں ہے؟

<u>جواب :</u> مذکورہ اعتراض بھی تقلیدی شاہکار ہے جو کفایت اللہ صاحب اور ان کے پیش

روؤں کی حرف سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا ہوا امان اللہ صاحب کے قلم سے نکلا ہے۔

(اصول حدیث)

جب کسی حدیث کے الفاظ مختلف ہوں تو وہ مضطرب المتن ہوتی ہے۔ متن کی طرح اضطراب سند میں بھی ہوتا ہے،راویوں کے نام بدل جائیں یا کسی راوی سے کسی حدیث کی کئی سندیں بیان ہوں اوران سندوں میں اختلاف ہو اور یہ معلوم نہ ہوسکے کہ کون سی سند صحیح ہے اور کون سی غلط تو ایسی سند کو مضطرب کہتے ہیں اور حدیث مضطرب السند کہلاتی ہے۔
مزید برآں کیا صحیح بخاری ں روایات میں بھی اضطراب پایا جاتا ہے،اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر دوسرے طبقہ کی،دوسرے نمبر کی تصنیف کا صحیح بخاری سے آخر کس لئے موازنہ کیا جاتا ہے؟

کیا اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اپنے ذہنی نظریہ کو تقویت دینی ہو تو اپنے مطلب کی حدیث کو دانتوں سے پکڑ لیا جائے،خواہ کوئی حدیث مضطرب المتن یا مضطرب السند ہی کیوں نہ ہو؟ آخر ایک صحیح ترین حدیث کے مقابلہ میں ں ایک حدیث کا سہارا کیوں لیا جاتا ہے جس میں اضطراب پایا جاتا ہو؟ کیا مخالفین کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟
معترضین کے نزدیک اگر یہ حدیث صحیح ہے تو وہ اس پر عمل کیوں نہیں کرتے' خلیفہ تو ہے نہیں،پھر آپ مرکیوں نہیں جاتے' کسی درخت کی جڑ میں بیٹھ جائیں اور وہیں مرجائیں۔

بہرحال ایک تازہ ترین خبر کے مطابق مولوی سمیع الحق صاحب نے جو متحدہ دینی محاذ کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے دو افراد کو ہیروئن پینے او فروخت کرنے پر پانچ پانچ کوڑوں کی سزائیں سنائیں اور لوگوں کے سامنے ا ۔ کوڑے ۔ ائے (اتوار ۲۴ ربیع الاول ۱۹۹۳ء' اخبار جنگ)

مذکورہ خبر آپ کے سامنے ہے' بتایئے کہ سمیع الحق صاحب کہاں کے خلیفہ ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو یہ سزائیں کس اختیار کے تحت دی گئیں ہیں؟

اعتراض نمبر ۸ : اعتراض نمبر ۸ کے تحت دعوات المسلمین کی جس " ں د ۔ ند، کی گئی ہے اس کا شکریہ،وہ نوٹ کرلی گئی ہے۔ دراصل اس کے زیادہ تعداد میں چھپ جانے

کی وجہ سے اس کی غلطی کو درست کر کے چھپوانے کا موقع نہیں آیا۔ یہ غلطی سہوا رہ گئی ہے، قصداً نہیں۔

اعتراض نمبر ۹ : حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم جس کی بنیاد پر جماعت المسلمین کی پوری عمارت کھڑی کی گئی ہے، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں سے محفوظ رہنے کی دو صورتیں بیان فرمائی ہیں۔

(۱) یہ کہ جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹ جانا

(۲) اگر جماعت المسلمین نہ ہو تو فرقوں سے علیحدہ ہو جانا

کیا تیسری صورت کہ اگر جماعت المسلمین نہ ہو تو جماعت بنا لینا، یہ کس حدیث میں ہے، اگر کسی حدیث میں جماعت بنانے کا حکم موجود ہے تو صحیح سند سے پیش کریں۔

جواب : چلئے اتنا تو اعتراف کیا گیا کہ جماعت المسلمین کی عمارت صحیحین کی بنیاد پر رکھی گئی ہے فللہ الحمد۔

سوال یہ ہے کہ فرقہ اہلحدیث نے اپنا نام کس صحیح، حسن، ضعیف یا گھڑی ہوئی حدیث کی بنیاد پر رکھا ہے؟ ذرا سند تو بیان کر دیں۔

مزید برآں یہ بھی بتایئے کہ اگر جماعت المسلمین موجود ہو اور اس کا امام بھی موجود ہو تو فرقوں سے علیحدگی اختیار کرنے اور جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد پھر بلا جواز اختلاف کر کے نکل جانا اور خود جماعت بنانا کس حدیث میں ہے؟

بہرحال جماعت المسلمین بنانے کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن مجید کی آیات کے لئے سند کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(۱) واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

(۲) ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین

(۳) ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ

مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں جماعت المسلمین بنانے کا حکم موجود ہے۔

اعتراض نمبر ۱۰ : صوبائی امیر جماعت کے آمد و خرچ بیت المال جماعت المسلمین رجسٹرڈ بابت سال ۱۴۱۳ھ خرچ کی رقم ۱۳۸۸۱۰ روپیہ تحریر کی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا صوبائی امیر اس خرچہ کی تفصیل عوام المسلمین کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جواب : بدنیتی اور بغض کی انتہا دیکھئے کہ جنہیں تبلیغ اسلام کے لئے دو ہزار روپیہ ماہوار کے مشاہرہ پر مع سفر خرچ مامور کیا گیا تھا علاوہ ازیں ہزاروں روپے کی کتب مفت مہیا کی گئیں وہ اپنے منصب سے انحراف کرکے صوبہ کے ایک ذمہ دار امیر کی جاسوسی کرنے لگے اور اپنے بہی خواہوں کے سامنے اس چیز کو بغیر کسی تحقیق کے فتنہ بنا کر پیش کیا حالانکہ جماعت المسلمین کی عدلیہ موجود ہے اور مجلس شوریٰ بھی موجود ہے اگر امان اللہ صاحب کو اختلاف کی بنیاد پر صوبائی امیر سے انتقام لینا ہی تھا تو ٹھوس ثبوت کے ساتھ عدلیہ سے رجوع کرتے مگر انہوں نے بدنیتی سے ایسا نہیں کیا۔ بہرحال حقیقت تو یہ ہے کہ جو شخص بھی قانون فطرت سے اور اپنے منصب سے روگردانی کرتا ہے مکافات عمل اس کا محاسبہ کرکے چھوڑتا ہے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔

فٹ نوٹ : امیر صوبہ پنجاب جناب صدیق حسن صاحب نے تفصیلی گوشوارہ تمام شاخوں اور مرکز کو روانہ کردیا ہے تاکہ جماعت المخالفین اس کو فتنہ نہ بنا سکیں اور لوگوں کو گمراہ نہ کرسکیں۔